سیدہ کا غیر سید سے نکاح کا شرعی حکم؟

مجیب: ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری

فتوی نمبر: WAT-1360

تاریخ اجراء: 10 رجب المرجب 1444ھ/02 فروری 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا سید لڑکی کی شادی خان لڑکے سے کر سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

سیدہ لڑکی کا نکاح ایسے لڑکے سے مطلقاً ہو سکتا ہے، جو سید نہ ہو لیکن قریشی ہو، جبکہ جو لڑکا نہ سید ہو اور نہ قریشی ہو، جیسے سوال میں پوچھی گئی صورت میں خان لڑکا، اس سے نکاح کی درج ذیل مختلف صورتیں ہیں، جن میں سے بعض صورتوں میں نکاح جائز و درست ہے اور بعض میں نکاح ناجائز و باطل ہے یعنی نکاح نہیں ہو سکتا۔

(1) سیدہ کا نکاح غیر قریشی ایسے عالمِ دین سے ہو، جو مسلمانوں میں مشہور و معروف اور قابلِ تعظیم شمار کیا جاتا ہو، تو بھی مطلقاً نکاح ہو جائے گا۔

(2) سیدہ نابالغہ ہے اور اس کا نکاح غیر قریشی میں باپ دادا کے علاوہ کسی ولی مثلاً چچا وغیرہ نے کیا، تو باطل ہو گا یا باپ دادا پہلے بھی اپنی کسی نابالغہ لڑکی کا نکاح غیرِ قریش کے ساتھ کر چکے ہیں، تو اب ان کا کیا ہوا نکاح بھی منعقد نہ ہو گا، باطل قرار پائے گا۔

(3) سیدہ بالغہ ہے اور اس کا کوئی ولی باپ، دادا یا ان کی اولاد و نسل سے کوئی مرد موجود ہے لیکن اس نے نکاح سے پہلے اس شخص کو غیرِ قریشی جان کر واضح طور پر اس نکاح کی اجازت نہیں دی، تو مفتیٰ بہ قول پر بالغہ کا کیا ہوا نکاح باطل ہو گا۔

(4) سیدہ بالغہ ہے اور اس کا کوئی ولی باپ، دادا یا ان کی اولاد و نسل سے کوئی مرد موجود ہے اور اس نے نکاح سے پہلے اس شخص کو غیرِ قریشی جان کر واضح طور پر اس نکاح کی اجازت دے دی، جب بھی نکاح جائز ہو گا۔

(5) سیدہ بالغہ ہے اور اس کا کوئی ولی نہیں، تو اپنی خوشی سے غیرِ قریشی سے نکاح کر سکتی ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”سید ہر قوم کی عورت سے نکاح کر سکتے ہیں اور سیدانی کا نکاح قریش کے ہر قبیلہ سے ہو سکتا ہے، خواہ علوی ہو یا عباسی یا جعفری یا صدیقی یا فاروقی یا عثمانی یا اموی۔ رہے غیرِ قریش جیسے انصاری یا مغل یا پٹھان، ان میں جو عالِم دین معظّم مسلمین ہو، اس سے مطلقاً نکاح ہو سکتا ہے، ورنہ اگر سیدانی نابالغہ ہے اور اس غیر قریش کے ساتھ اس کا نکاح کرنے والا ولی باپ یا دادا نہیں، تو نکاح باطل ہو گا، اگرچہ چچا یا سگا بھائی کرے اور اگر باپ دادا اپنی لڑکی کا نکاح ایسے ہی کر چکے ہیں، تو اب ان کے کئے بھی نہ ہو سکے گا اور اگر بالغہ ہے اور اس کا کوئی ولی نہیں، تو وہ اپنی خوشی سے اس غیر قریشی سے اپنا نکاح کر سکتی ہے اور اگر اس کا کوئی ولی یعنی باپ، دادا، پردادا، ان کی اولاد و نسل سے کوئی مرد موجود ہے اور اس نے پیش از نکاح اس شخص کو غیر قریش جان کر صراحۃً اس نکاح کی اجازت دے دی، جب بھی جائز ہو گا، ورنہ بالغہ کا کیا ہوا بھی باطلِ محض ہو گا۔“ (فتاوی رضویہ، ج 11، ص 716، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم